اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت دو پیسے

جلد ۲۷ | ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ کے شیعہ صاحبان سے چند ضروری گذارشات

لکھنؤ کے شیعہ اور سُنی اصحاب میں جو افسوسناک خانہ جنگی جاری ہے۔ اس کی رنجیدہ تفاصیل سے اخبار بین اصحاب پوری طرح واقف ہیں۔ ہم اس کشمکش کے متعلق اس بحث میں نہ پڑتے ہوئے کہ کون قصوروار ہے۔ اور کس کی زیادتی ہے۔ یا اس جھگڑے کو کون طول دے رہا ہے۔ چند گذارشات پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ سُنی اصحاب اپنے مذہبی بزرگوں اور قابل صد احترام ہستیوں کی مدح کر سکتے ہیں۔ اور شیعہ اصحاب ان بزرگوں کو بُرا بھلا کہنے کا حق تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں سنی اصحاب کے اس اصرار کی بھی کوئی وجہ نہیں آتی۔ جو مدح صحابہ کرنے کے متعلق وہ کر رہے ہیں کیونکہ یہ کوئی شرعی یا دینی مسئلہ نہیں۔ کہ وہ اس کے لئے مکلف ہوں۔ اور کھلے بندوں مدح کرنے کی ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہو۔ پھر ایک اچھی بات کو اس طرح موجب فساد اور مسلمانوں کے لئے خانہ جنگی کا باعث بنا لینا یقیناً قرین دانشمندی نہیں۔ لیکن شیعہ اصحاب نے اس کے بالمقابل جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ بھی کوئی کم افسوسناک نہیں ہے اگر زید اپنے باپ کی تعریف برملا کرنا چاہتا ہے۔ تو گو موقع اور محل کی نامناسبت کی وجہ سے اس کے اس فعل کو پسندیدہ نہ سمجھا جائے۔ لیکن بہرحال اس کی بنا محبت اور عقیدت پر سمجھی جا سکتی ہے۔ اور کسی دوسرے شخص کو زید کے باپ سے خواہ کتنی ہی عداوت کیوں نہ ہو۔ اس کا اسے علی الاعلان بُرا بھلا کہنے کے حق کا مطالبہ کرنا تو ہر لحاظ سے معیوب بات ہے۔ نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہی پوزیشن لکھنؤ کے شیعہ صاحبان کی ہے۔ اس وقت تک سینکڑوں کوششیں اس خانہ جنگی کو روکنے کے لئے باہم محبت و یگانگت پیدا کرنے کی مسلم راہنماؤں کی طرف سے کی گئی ہیں مگر دونوں فرقوں سے تعلق رکھنے والے سنجیدہ اصحاب کی اپیلوں کے باوجود مصالحت کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ کاش وہ جسمانی مشقت اور تکلیف جو شیعہ صاحبان اس سلسلہ میں برداشت کر رہے ہیں۔ اور وہ مالی نقصان جو اس کشمکش میں اٹھا رہے ہیں۔ کسی ایسے مقصد اور مدعا کے لئے ہوتا۔ جو سب مسلمانوں کے لئے ہی کسی رنگ میں مفید ہو سکتا۔

اس سلسلہ میں ہمیں ہندو اخبارات میں یہ پڑھ کر بے حد حیرت ہوئی۔ کہ شیعہ اصحاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوؤں سے روادارانہ تعلقات پیدا کرنے کے لئے ایک طرف تو ہندو سبھا ایسی متعصب اور اسلام کی معاند پارٹی میں شریک ہو جائیں۔ اور دوسری طرف وہ گائے ذبح کرنے کے اسلامی حق سے دستبردار ہو جائیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۲۱ جولائی) لکھتا ہے:۔

"یہ امر حوصلہ افزا ہے۔ کہ لکھنؤ کے بہت سے شیعہ لیڈروں نے نہ صرف ہندو سبھا میں شامل ہونے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ بشرط منظوری پریذیڈنٹ ۴۳ شیعہ ہندو مہاسبھا میں شامل بھی ہو گئے ہیں شیعوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں انہوں نے ہندوؤں کو یقین دلایا۔ کہ وہ گاؤکشی نہیں کریں گے۔"

شیعہ اصحاب کی اس پیشکش کے متعلق پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے لکھنؤ ہندو سبھا کو جواباً یہ لکھا۔ کہ "یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ ہمارے شیعہ بھائی ہندو سبھا میں شامل ہونے کو تیار ہیں۔ وہاں یہ بھی کہہ دیا ہے۔۔ "مگر ہندو سبھا کے کانسٹی ٹیوشن کے مطابق صرف ہندو ہی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔" گویا صاف الفاظ میں ہندو سبھا میں داخل کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

اسی اعلان میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:۔ "ہندو مہاسبھا اور شیعوں میں دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنے اور باہمی رابطہ اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے لکھنؤ کے شیعہ لیڈروں نے لکھنؤ نگر ہندو سبھا کے پریذیڈنٹ اور جنرل سکرٹری کو ایک خوبصورت نگاتے اور بچھڑا پیش کیا۔ اس وقت ہزاروں شیعہ اور ہندوؤں نے چیئرز دیئے۔"

سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ شیعہ اصحاب جو کسی غیر مسلم کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھانا بھی ممنوع سمجھتے ہیں۔ اور تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ہی شیعہ قیدی ہندوؤں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے سے انکار کر چکے ہیں۔ ان کے دل میں ہندو مہاسبھا میں شمولیت کی خواہش کیونکر پیدا ہوئی۔ اور کیوں انہوں نے اسلامی غیرت و حمیت کو نظر انداز کر کے اس کے لئے درخواست کی۔ جو ٹھکرا دی گئی۔ ہندو مہاسبھا کا اس وقت تک کا رویہ نہایت نمایاں طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی سخت معاند ہے اور شیعہ صاحبان بھی ان مسلمانوں میں شامل ہیں۔ ایسی معاند سبھا میں شمولیت اور وہ ابھی اذانہ مان یہ تیرا احسان کا مصداق بن کر نہایت بے غیرتی سے

پھر ایک اور لحاظ سے بھی شیعہ صاحبان کا یہ طریق عمل حیران کن ہے۔ ایک طرف تو بخیال خویش وہ اسلام کے لئے اس قدر غیرت اور جوش کا اظہار کر رہے ہیں کہ آج سے چودہ سو سال قبل مسلمانوں کے جن بزرگوں سے ان کے نزدیک کوئی خلاف اسلام فعل سرزد ہوا ان کو علی الاعلان بازاروں میں بُرا بھلا کہنا اپنا فرض سمجھتے اور اس "فرض" کی ادائیگی کے لئے آجکل جیل خانے بھر رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ان کی یہ حالت ہے کہ ہندو بھائیوں کا بھلا میں شامل ہونے کے لئے بے تاب ہیں۔ جن کی غرض وغائت اور منتہائے مقصود ہندوستان سے اسلام کو نابود کر کے خالص ہندو تمدن کی بنیاد رکھنا ہے۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اگر ان کے اندر اس قدر رواداری وسعت قلب اور بلند خیالی موجود ہے۔ کہ وہ اپنے ہندو ہمسائیوں کی دلجوئی کے لئے اپنے تمدن ومعاشرت پر پابندیاں عائد کر سکتے ہیں۔ اسلام کی عطا کردہ مراعات اور سہولتوں کو خود اپنے لئے ناجائز قرار دے سکتے ہیں۔ اور ایک ایسی غذا کو اپنے لئے ممنوع کر سکتے ہیں۔ جو ہندوستان میں مسلمانوں کی اقتصادی حالت کے پیش نظر ضروری ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں کی خاطر اپنی زبانوں پر معمولی سی پابندی عائد نہ کر سکیں۔ اور ان کے بزرگوں کو برملا برا کہہ کر ان کی دلآزاری سے مجتنب نہ رہیں۔ آخر اگر بقول ان کے مدح صحابہ کا انہیں حق حاصل ہے تو گاؤکشی کا حق بھی تو انہیں حاصل ہی ہے مدح صحابہ کا حق تو حکومت اور دیگر جماعتوں کی طرف سے مسلم بھی نہیں لیکن گاؤکشی کا حق تو انہیں قانون اور اخلاق دونوں نے دے رکھا ہے۔ پھر مدح صحابہ کے نتیجہ میں ان کے ہم مذہب وہم قوم مسلمانوں کو سخت تکلیف پہونچتی ہے۔ اور ان کی بے حد دل آزاری ہوتی ہے۔ لیکن گاؤکشی کا حق ایسا ہے کہ جب سے مسلمان ہندوستان میں آئے ہیں ہندو اسے گوارا کرتے چلے آرہے ہیں اور گوارا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں تحریکات میں ایک عظیم الشان فرق یہ بھی ہے۔ کہ اگر لکھنؤ میں شیعہ اصحاب مدح صحابہ کا ارتکاب چھوڑ دیں۔ تو اس کا کلیتہً خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے سوا اس کا مرتکب دنیا میں اور کوئی نہیں۔ لیکن گاؤکشی ایسی ہے کہ لکھنؤ کے شیعہ اصحاب کے ترک کر دینے سے اس کے وجود میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ یہ دنیا کے تختہ پر بدستور موجود رہے گی۔ اور برابر ہوتی چلی جائے گی۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارے شیعہ بھائی اس قربانی کے لئے تو تیار ہیں جس سے ہندو بھائیوں کو من حیث القوم کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ لیکن اس معاملہ پر غور نہیں کرتے۔ جس نے ان کے شہر کا امن وامان تباہ کر رکھا ہے۔ ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک سنی شیعہ نزاع کی بنیاد ڈالکر مسلمانوں کے اندر خانہ جنگی شروع کرا رکھی ہے جو انکے ہم مذہب وہم قوم بھائیوں کی انتہائی دلآزاری کا موجب ہے اور جس میں خود ان کو نہ کوئی دینی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نہ دنیوی

پس انہیں چاہیئے کہ ہماری گزارشات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اپنے فرض کو پہچانیں۔ اگر وہ ہندوؤں کے متعلق اسقدر رواداری برت سکتے ہیں۔ تو چشم ماروشن دل ماشاد۔ مگر اپنے مسلمان بھائیوں کو بالکل بھول ہی نہ جائیں:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ جولائی۔ بیگم صاحبہ جناب میاں عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت ابھی تک علیل ہے دعائے صحت کی جائے:۔

کل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ اور میاں مسعود احمد خانصاحب دھرمسالہ تشریف لے گئے جو بخیریت پہونچ گئے ہیں:۔

آج بعد نماز عشاء محلہ دارالبرکات میں مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ ہوا:۔

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۴۷ صبر کی تلقین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خادم پیرا ندتا نام ہوتا تھا۔ جو حضور کے مال مویشی کی خبر گیری کرتا۔ اور نالیاں صاف کرتا رہتا تھا۔ اس کو ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب نے کسی بات پر ناراض ہو کر مارا۔ وہ روتا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے پر گیا۔ حضور باہر تشریف لائے۔ اور نیچے وہاں تک آئے جہاں اسے مار پڑی تھی۔ سب حال سنا۔ پھر اسے فرمایا اچھا تم صبر کرو۔ اور خاموش رہو۔ اور آپ نے مخالفین سے اس بارے میں کچھ جھگڑا کرنا پسند نہ کیا۔ اور نوکر کو صبر کی تلقین کر کے اندر تشریف لے گئے:۔

(مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ

ایک احمدی خاتون کی قابل تعریف دیانتداری

اس عنوان سے جس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی ایک طرح قابل تعریف ہے مگر چاہیئے تھا جب نوٹ ملے تھے اسی وقت امور عامہ میں پہونچا دیئے جاتے۔ اور وہ اعلان کر دیتا کہ جس کے ہیں۔ وہ نشان وغیرہ بتائے۔ یا جہاں ملے تھے۔ وہاں ہی کھڑے ہو کر پکارنا چاہیئے تھا کہ کس کے ہیں۔

یہ سطور اس لئے لکھی گئی ہیں کہ آئندہ اگر کسی احمدی کو کوئی شے راستے میں پڑی ہوئی ملے تو وہ بموجب حکم شریعت اس پر عمل کرے۔ راقم ابوبکر یوسف

کاہنوان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء بروز جمعہ کاہنوان میں جماعت احمدیہ کاہنوان کا جلسہ ہوگا۔ جس میں شمولیت کے لئے مرکز سے جناب میر محمد اسحاق صاحب اور جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ودیگر علماء کرام تشریف لیجائیں گے جماعت کی طرف سے قیام وطعام کا انتظام ہوگا۔ تمام احمدی جماعتیں خود بھی شامل ہوں۔ اور زیر اثر اصحاب کو بھی لائیں:۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ

درس القرآن کے متعلق اعلان

پچھلے چند سالوں سے نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے اگست وستمبر کے مہینوں میں قادیان میں درس قرآن مجید کا انتظام کیا جاتا رہا ہے۔ اس سال بھی ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء سے ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء تک مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری قرآن مجید کا درس دیں گے۔ امید ہے کہ بیرونی احباب ان ایام میں فرصت نکالکر یا رخصت لیکر درس میں ضرور شریک ہونے کی کوشش کریں گے۔ اس سال درس سورۃ السجدہ سے آخر قرآن مجید تک ہوگا۔ انشاء اللہ۔ انہی ایام میں نظارت دعوۃ وتبلیغ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی کلاس کا بھی اجرا کیا جا رہا ہے۔ ناظر تعلیم وتربیت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض اہم ارشادات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ کہ تو لوگوں سے کہدے۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو تم میری پیروی کرو۔ تم سے اللہ تعالےٰ محبت کرنے لگ جائے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ میں ذیل میں چند باتیں سیدی ومولائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قارئین "الفضل" کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ احباب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اختیار کریں۔ ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی امت کی بھلائی کا کہاں تک خیال تھا۔

بیع وشری کے متعلق تحریری معاہدہ

(۱) حدیث میں آتا ہے۔ حدثنا عبد المجید بن وھب قال قال لی العداء بن خالد بن ھوذۃ الا اقرئک کتابا کتبہ لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال قلت بلی فاخرج لی کتابا ھذا ما اشتری العداء بن خالد بن ھوذۃ من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشتری منہ عبداً او امۃ لاداء ولا غائلۃ ولا خبثۃ بیع المسلم المسلم۔

(ترجمہ) عبد المجید بن وھب نے کہا۔ مجھے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا کہ کیا میں تجھے وہ تحریر نہ پڑھاؤں۔ جو مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی۔ میں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ اس نے مجھے وہ تحریر دکھائی۔ جس میں لکھا تھا۔ یہ ہے۔ جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ علیہ وسلم سے خریدا۔ ان سے غلام یا لونڈی۔ اس میں نہ بیماری ہے۔ اور نہ چوری کا مال ہے۔ اور نہ حرام کا مال ہے (ترمذی جلد اول باب ماجاء فی کتابۃ الشروط) گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بائع اور مشتری کے لئے بڑے سودے کی طرز تحریر کا نمونہ بتلا دیا۔

میت کو بوسہ دینا

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی او قال عیناہ تذرفان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو جبکہ وہ فوت ہو چکے تھے۔ بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ عثمان بن مظعون حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ انہوں نے دو دفعہ ہجرت کی تھی۔ اور بدری صحابہ میں سے تھے۔ اور مدینہ میں مہاجرین میں سے سب سے پہلے فوت ہوئے۔ جب ان کو دفن کر دیا گیا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نعم السلف ھو لنا۔ وہ ہمارے لئے سب سے اچھا سلف ہے۔ بقیع میں دفن ہوئے۔ بڑے عابد مجتہد اور فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ (ترمذی ابواب الجنائز باب ماجاء فی تقبیل المیت)

امت سے بے انتہا محبت

(۳) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا۔ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندی وھو قریر العین طیب النفس فرجع الی وھو حزین فقلت لہ فقال انی دخلت الکعبۃ ووددت انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبت امتی من بعدی۔ (ترمذی باب دخول الکعبۃ) حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے خوش وخرم باہر تشریف لے گئے۔ مگر جب واپس آئے تو غمگین معلوم ہوتے تھے۔ میں نے پوچھا۔ تو فرمایا۔ کہ میں کعبہ میں داخل ہوا۔ اور میں پسند کرتا ہوں۔ کہ کاش میں یہ کام نہ کرتا۔ مجھے خوف ہے۔ کہ میں نے اپنی امت کو اپنے بعد تکلیف دی۔

اللہ اللہ کہاں تک حضور کو اپنی امت کا خیال تھا۔ کیونکہ کعبہ میں داخل ہونا ہر ایک کے لئے ممکن نہیں ہے۔

مجاہدین اسلام کو ہدایات

(۴) عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیراً علی جیش اوصاہ فی خاصۃ نفسہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیراً وقال اغزوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیداً فاذا لقیت عدوک من المشرکین فادعھم الی احدی ثلاث خصال او خلال ایتھا اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم ادعھم الی الاسلام والتحول من دارھم الی دار المھاجرین وان ابوا ان یتحولوا فاخبرھم انھم یکونون کاعراب واخبرھم انھم ان فعلوا ذالک فان لھم ما للمھاجرین وعلیھم ما علی المھاجرین المسلمین یجری علیھم ما یجری علی الاعراب لیس لھم فی الغنیمۃ والفئ شئ الا ان یجاھدوا فان ابوا فاستعن باللہ علیھم وقاتلھم واذا حاصرت حصناً فارادوا ان تجعل لھم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فلا تجعل لھم ذمۃ اللہ ولا ذمۃ نبیہ واجعل لھم ذمتک وذمم اصحابک فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم خیر لکم من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ واذا حاصرت اھل حصن فارادوک ان تنزلھم علی حکم اللہ فلا تنزلھم ولکن انزلھم علی حکمک فانک لا تدری اتصیب حکم اللہ فیھم ام لا۔ (ترمذی باب ماجاء فی وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی القتال)

سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم جب کسی کو لشکر کا افسر بنا کر بھیجا کرتے۔ تو اس کو بالخصوص۔ اور اس کے ساتھی مسلمانوں کو بالعموم تقوےٰ اللہ کی وصیت کرتے اور فرماتے۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ جو اللہ کے منکر ہیں۔ ان کا مقابلہ کرو۔ مال غنیمت میں خیانت مت کرو۔ نہ غدر کرو۔ اور نہ مقتولوں کے ناک یا کان کاٹو اور نہ بچوں کو قتل کرو۔ اور جب تمہارا اپنے مشرک دشمن سے مقابلہ آ پڑے۔ تو ان کو تین باتوں میں سے ایک کی طرف دعوت دو۔ اگر کسی بات کو وہ قبول کرلیں۔ تو ان سے لڑائی نہ کرو۔ وہ تین باتیں یہ ہیں۔ کہ ان کو اسلام کی طرف بلاؤ۔ اس کے بعد ان کو کہو۔ کہ اپنے وطن سے دار الہجرت میں آجاؤ۔ اور ان کو بتا دو۔ کہ وہ یہ بات مان لیں گے۔ تو ان کے لئے وہی ہوگا۔ جو مہاجرین کے لئے ہے۔ اور اگر وہ قبول نہ کریں۔ تو ان کو بتا دو کہ وہ اعراب کی طرح ہونگے۔ اور ان پر وہی احکام جاری ہوں گے جو اعراب پر ہیں۔ ان کو غنیمت میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ مگر یہ کہ جہاد میں شامل ہوں۔ اگر اس سے وہ انکار کریں۔ تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے مقابلہ کرو۔ اور اگر قلعہ کا محاصرہ کرلو۔ اور وہ تجھے کہیں۔ کہ اللہ اور رسول کا ذمہ دو تو تم ان کو اللہ اور رسول کا ذمہ مت دو۔ بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دو۔ کیونکہ تم اگر اپنے عہد اور اپنے ساتھیوں کے عہد کو توڑ دو۔ تو وہ بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے اللہ اور رسول کے ذمہ کو توڑو۔ اور جب تم اہل قلعہ کا محاصرہ کرو۔ اور وہ تم سے چاہیں۔ کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر اتارو۔ تو ان کو اللہ کے حکم پر مت اتارو۔ لیکن اپنے حکم پر اتار سکتے ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان مخلصین کا مقام ہے

قادیان دارالامان اس زمانہ میں ہدایت اور نور کا مرکز ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا۔جن کی طرف سے تمام جہان کو یہ ندا کی گئی ہے

"آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤگے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے"

جو احمدی قادیان میں رہتے ہیں۔یا جنہوں نے قادیان کو بچشم خود دیکھا ہے۔وہ اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں اگر اسلامی بستی کا حقیقی معنوں میں کوئی مصداق اور نمونہ ہے۔تو وہ قادیان ہی ہے۔اس مقام میں جو عاشقان حضرت احدیت رہتے ہیں۔انہیں خدا تعالےٰ کے الہام نے اصحاب الصفہ قرار دیا ہے۔چنانچہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے۔کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بدخلقی نہ کرے۔اور تجھے لازم ہے۔کہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کرکے تیرے حجروں میں آکر آباد ہوں گے وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصفہ کہلاتے ہیں۔اور تو کیا جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہوں گے۔جو اصحاب الصفہ کے نام سے موسوم ہیں۔وہ بہت قوی الایمان ہوں گے تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے وہ تیرے پر درود بھیجیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۱)

"تریاق القلوب" میں تحریر فرماتے ہیں

"یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان ہے۔اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے۔کہ جو خدا تعالےٰ کے علم میں تھے۔کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے۔اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں بود و باش کریں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۱)

"دافع البلاء" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو ایک بابرکت مقام قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔کہ یہ خدا کے رسول کا تختگاہ ہے۔اور دوسری جگہ الہامات میں آیا ہے۔کہ اخرج منہ الیزیدیون یعنی اس مقام سے یزیدی الطبع لوگ نکال دیئے جائیں گے۔

پس قادیان قوی الایمان اور مخلص لوگوں کے رہنے کا مقام ہے۔اور وہ لوگ جو ناقص الایمان اور یزیدی الطبع یعنی اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں۔وہ اس جگہ نہیں ٹھہر سکتے۔

واضح رہے کہ روحانی جماعتوں میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں جن کو دین و مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔محض مطلب براری ان کی غرض ہوتی ہے۔سو ایسے لوگ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہوتے ہیں۔آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے۔چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ واضلہ اللہ علیٰ علمٍ وختم علیٰ سمعہ وقلبہ وجعل علیٰ بصرہ غشٰوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون۔(جاثیۃ) یعنے اے ہمارے رسول بتا تو سہی جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا رکھا ہو اور علم کے ہوتے ہوئے اللہ نے اسے گمراہ قرار دے دیا ہو۔اور اس کے کانوں پر اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہو۔اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو۔خدا کے گمراہ قرار دینے کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے۔کیا تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔یعنے جو شخص خواہشات نفسانی کے تابع ہوکر کسی رُوحانی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔وہ اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔

یوں تو دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو کہتا ہو۔کہ مَیں اپنی خواہشات کو معبود سمجھتا ہوں۔لیکن یہ امر لوگوں کے معاملات سے ثابت ہوتا ہے اور یہی آیت کا منشاء ہے۔

ایک دوسرے مقام میں اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کا حال ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ومن الناس من یعبد اللہ علیٰ حرفٍ فان اصابہ خیرن اطمأن بہ وان اصابتہ فتنۃن انقلب علیٰ وجھہ خسر الدنیا والآخرۃ۔ذالک ھو الخسران المبین (حج) کہ بعض لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت کنارے پر کھڑے ہوکر کرتے ہیں۔اگر تو کوئی فائدہ پہونچ گیا تو مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی مصیبت آپڑی تو جدھر سے آئے تھے ادھر ہی لوٹ جاتے ہیں۔دُنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی۔صریح گھاٹا یہی کہلاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔اور اُسے مدینہ میں بخار ہو گیا۔وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کردیں۔آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت فسخ کرنے سے انکار کر دیا۔وہ شخص پھر آیا۔اور بیعت فسخ کرنے کے لئے کہا۔آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دوبارہ انکار کیا۔وہ شخص تیسری مرتبہ آیا تو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت فسخ کرنے سے انکار کر دیا۔اس پر وُہ اعرابی مدینہ سے خود بخود نکل گیا۔آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو فرمایا ان المدینۃ کالکیر تنفی خبثھا وینصع طیبھا (صحیح مسلم صفحہ ۲۱۳) کہ مدینہ کٹھالی کی طرح ہے۔جو میل کچیل کو دُور کر دیتی ہے اور خالص چیز باقی رہنے دیتی ہے

اس حدیث کی تشریح میں حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں و معنی الحدیث انہ یخرج من المدینۃ من لم یخلص ایمانہ ویبقیٰ فیہ من خلص ایمانہ حدیث مذکورہ کے یہ معنی ہیں۔کہ مدینہ سے غیر مخلص لوگ نکل جائیں گے اور وہی لوگ باقی رہیں گے جو مخلص اور ایماندار ہوں۔

قادیان جسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں ہدایت اور نور کا سرچشمہ بنایا ہے۔اور اُسے اپنے رسول کا تختگاہ قرار دیا ہے۔اس میں بھی ناقص الایمان رہ نہیں سکتا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:۔

"جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا۔ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات وانوار الٰہی کا مرکز ہے کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لایجاورونک فیھا الا قلیلا"

(بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

پھر فرماتے ہیں۔

"تم خدا کی آخری جماعت ہو۔سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔ہر ایک جو تم میں سے سست ہو جائے گا۔وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا۔اور حسرت سے مریگا۔اور خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔" (کشتی نوح)

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب ۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

قانون کے ذریعہ گاندھی جی کی پُوجا کرانے کی کوشش

سی۔ پی کی کانگرسی گورنمنٹ نے یہ حکم دے رکھا ہے۔ کہ ہر سرکاری کاغذ جس میں گاندھی جی کا نام آئے۔ اس میں نام سے قبل "مہاتما" کا لفظ لکھا جایا کرے۔ دہلی کے اخبار "نیشنل کال" کے نامہ نگار ناگپور نے اطلاع دی ہے کہ سی پی کے ایک ممبر مسٹر کھانڈیکر نے اسمبلی میں ایک مسودۂ قانون پیش کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسٹر موہن لال کرم چند گاندھی کے نام سے پہلے مہاتما کا لفظ لکھنا قانوناً لازمی قرار دیا جائے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو خواہ وہ دانستہ ایسا کرے یا نادانستہ۔ ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا تین سال قید بامشقت تک کی سزا دی جائے۔ نیز مہاتما کا لفظ کسی اور زندہ یا مردہ کے لئے استعمال کرنا جرم قرار دے دیا جائے۔ اور جو زندہ شخص اپنے نام کے ساتھ اس لفظ کا استعمال ہونے دے۔ اسے عمر قید۔ یا عبور دریائے شور کی سزا دی جائے۔ اس کے علاوہ تمام صوبہ میں گاندھی جی کی پرستش قانوناً کرائی جائے۔ اور اس قانون کے پاس ہو جانے کے تین ماہ بعد ہر لوکل باڈی اپنے زیر انتظام تمام اداروں میں گاندھی جی کی ایک تصویر نصب کرائے۔ جس کے خرچ کا ½ حصہ حکومت ادا کرے۔ اور اس کے دس برس بعد صوبہ کے ہر گاؤں قصبہ اور شہر میں ایک ایک مندر کی تعمیر کا انتظام کیا جائے۔ جس کا خرچ لوکل باڈی اور حکومت بحصہ مساوی برداشت کریں۔ اور ان مندروں میں صرف گاندھی جی کی پوجا ہُوا کرے۔

سی۔ پی اسمبلی میں یہ قانون پاس ہو یا نہ ہو۔ لیکن ایک گاندھی بھگت کی طرف سے اسے منظور کرانے کی کوشش سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ارادے کیا ہیں۔ اور اگر ان کا بس چلے تو ہندوستان میں کس قسم کے قوانین نافذ کریں گے۔ اور دراصل ایسے ہی لوگ ہیں جو ہندو مسلم اتحاد کے دشمن ہیں ؛

حیدرآباد کی تحریک ستیہ آگرہ کا التوا

دہلی سے ۲۰ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے کہ انٹرنیشنل آرین لیگ کی طرف سے آریہ ستیہ آگرہ کمیٹی کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آٹھواں ڈکٹیٹر اپنے ساتھ تیرہ سو والنٹیر لے جا کر ۲۲ جولائی کو جو ستیہ آگرہ کرنے والا ہے اسے ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ موجودہ حالات کے مطابق یہی مناسب ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہفتہ تک کوئی بھی جتھا وہاں نہ بھیجا جائے۔ تا نظام گورنمنٹ کو آریوں کے مصالحانہ رویہ کا ثبوت بہم پہنچایا جا سکے۔ ۲۴ جولائی کو ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اور اس کے بعد ایک مفصل بیان اس سلسلہ میں شائع کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

لیگ کے سیکرٹری نے حضور نظام کے فرمان پر بھی تبصرہ کیا۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس کا جو خلاصہ اخبارات میں آیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے مطالبات تسلیم نہیں کئے گئے۔ تاہم ابھی اس کے متعلق کسی قطعی رائے کا اظہار مناسب نہیں سمجھا گیا۔ اور مشاورت کے بعد اس کا اعلان کیا جا سکے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی خبر ہے۔ کہ گاندھی جی کے مشورہ کے بعد کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔ چنانچہ دو آریہ سماجی لیڈر لالہ دیش بندھو اور مسٹر گھنشام سنگھ گپتا ان سے مشورہ کے لئے ایبٹ آباد جا رہے ہیں پہلے بھی اس تحریک کے دوران میں گاندھی جی سے وقتاً فوقتاً مشورے لئے جاتے رہے ہیں۔ عام طور پر اس فرمان کا اثر ہندوؤں پر خوشگوار ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کامیابی کی طرف یہ ایک نہایت اہم قدم اٹھایا گیا ہے ؛

پنجاب کانگرس کے صدر کا اعلان

پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے لاہور سے ۲۰ جولائی کو ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ پنجاب کی ریاستوں میں صورت حالات بہت مایوس کن ہوتی جا رہی ہے۔ برطانوی ہند کی دیکھا دیکھی ریاستی عوام میں بھی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ وہ اپنے ابتدائی حقوق کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے والیان ریاست کے ساتھ ایک قسم کی کشمکش ہو چکی ہے۔ کانگرس نے بارہا اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی جدوجہد کے آگے ریاستی اور غیر ریاستی کی کوئی حد نہیں۔ اور اگر کانگرس نے ریاستی سوال کو ایک دفعہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ تو پھر والیان ریاست کے لئے مقابلہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت ریاستوں میں قومی کارکنوں کے ساتھ بہت سختیاں روا رکھی جا رہی ہیں۔ مالیر کوٹلہ اور دہامی کے واقعات اس بات کا بین ثبوت ہیں۔ افسوس ہے کہ پنجاب کی حکومت نے بھی والیان ریاست کا ساتھ دیا ہے۔ لیکن ہم ریاستی پبلک کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم ان کی تحریک آزادی میں ضرور ان کا ساتھ دیں گے۔ بشرطیکہ موجودہ جدوجہد میں وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے سب کانگرس کمیٹیاں ۲۴ جولائی کو پبلک جلسے منعقد کر کے ریاستوں کی سخت گیرانہ پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ صوبہ میں انڈین سٹیٹس پروٹیکشن ایکٹ کے نفاذ کی مذمت کی جائے۔ اور بعض ریاستوں میں پر امن لوگوں پر تشدد کے خلاف آواز بلند کی جائے ؛

فیڈرل سکیم اور مسلمان

آل انڈیا مسلم لیگ انڈیا ایکٹ میں مجوزہ فیڈرل سکیم کی غیر مشروط مخالفت کا اعلان کر چکی ہے۔ لیکن شملہ سے ۱۹ جون کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ لیگ کے سرگرم ممبر سر محمد یعقوب سر یامین خاں۔ سر شفاعت احمد خاں۔ اور سر اے۔ ایچ غزنوی اس کوشش میں ہیں کہ ایک وفد مرتب کر کے وائسرائے کے پاس جائیں۔ اور درخواست کریں۔ کہ فیڈرل سکیم میں بعض ایسے تحفظات لگائے جائیں۔ کہ یہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو جائے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو مسٹر جناح کی مخالفت۔ فیڈریشن پالیسی کا مخالف ظاہر کرتے ہیں۔ مسلم لیگ کی پالیسی کا نہیں۔ تا مسلم لیگ کے ساتھ ان کی وابستگی موجب اعتراض نہ بن سکے۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ فیڈریشن کو قبول کرنے سے قبل بعض تحفظات کا حصول اس لئے ضروری ہو گیا ہے۔ کہ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ ناانصافیاں ہوئی ہیں۔ اور ہر موقع پر ان کے مفاد کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ان کا بیان ہے۔ کہ اگر بعض تحفظات کا یقین دلا دیا جائے۔ تو مسلمان اس سکیم کو منظور کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ بھی معلوم ہُوا ہے۔ کہ ان کو اس تحریک میں کامیابی نہیں ہو گی۔ مسلم اخبارات ان کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ اور اسے اتحاد بین المسلمین میں تفرقہ سے تعبیر کر رہے ہیں۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر سکندر حیات خاں اپنی فیڈرل سکیم عنقریب شائع کر دیں گے۔ جس کا اہم پہلو یہ ہے۔ کہ امور خارجہ۔ ڈیفنس۔ ٹیرف اور کرنسی وغیرہ کے اختیارات اپنے پاس رکھ کر مرکز باقی تمام اختیارات صوبوں کی طرف منتقل کر دے ان کا دعوے ہے۔ کہ اس سکیم سے اقلیتوں کے علاوہ ریاستوں اور تجارتی مفادات کے مطالبات بھی پورے ہو جائیں گے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چنبن آملہ ہیر آئل ہمیشہ استعمال کیا کریں ! (مینیجر)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

حکومت ترکی کا عربوں کے متعلق نہایت شریفانہ اعلان

بعض گذشتہ پرچوں میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ یہ ذکر ہو چکا ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی کے ریڈیو سٹیشنوں سے ترکوں کے خلاف عربوں کو بھڑکانے کے لئے بزبان عربی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور جمہوری ممالک نے اس کی طرح انتقام لیا جا رہا ہے۔ استنبول ۲۰ جولائی کو حکومت ترکی کی طرف سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ گذشتہ بیس سال سے وہ برابر اس پالیسی پر قائم ہے کہ ہمسایہ ممالک کے معاملات سے کوئی سروکار نہ رکھا جائے عربوں نے بے شک ترکوں سے غداری کی لیکن ترک اس بات کو عرصہ ہوا بھول چکے ہیں۔ انہیں خدا تعالےٰ نے اپنے وطن کو آزاد کرانے کی توفیق دیدی لیکن عرب اپنی غداری کی سزا آج تک بھگت رہے ہیں۔ اور ہم ان کے معاملات میں اس لئے کوئی دخل نہیں دیتے۔ کہ وہ یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ ہم پھر ان کے ممالک پر اپنی سیادت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جنگ عظیم میں ترکوں کو جو نقصانات پہنچے ان کی سب سے بڑی وجہ خلافت کا وہ بار تھا جو سلطان ترکی نے اوڑھ رکھا تھا۔ اہل شام کو سوچنا چاہئے کہ اسکندرونہ میں اسی فیصدی ترک آباد ہیں اس لئے اگر فرانس نے یہ ہمارے حوالہ کر دیا۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ترک شام پر متسلط ہونے کے لئے رستہ صاف کر رہے ہیں بلکہ اس نقطہ نگاہ پر ترکوں کی طرف سے فوجی استحکامات شام کی آزادی میں بہت ممد ہونگے اور ہم شام کے بحری دروازہ کے پہریدار ہونگے۔ گو وہاں عربوں کی آبادی پندرہ فیصدی ہے مگر ترک انہیں ہر شعبہ میں تیس فیصدی نیابت دیں گے۔ ترکوں کی دلی خواہش ہے کہ شام آزاد ہو۔ اور فرانس سے معاہدہ کرتے وقت حکومت ترکی نے اس پر بہت زور دیا تھا۔ کہ ۱۹۴۲ء میں حسب وعدہ شام کو آزاد کر دے۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ فرانسیسی ہائی کمشنر کے ذریعہ یہ اعلان کرا دیا گیا کہ ۱۹۴۲ء سے شام میں آزادی مل جائے گی فلسطین کی خونریز جنگ سے بھی ترک غافل نہیں ہیں۔ لیکن ہم ڈرتے ہیں۔ کہ ہماری مداخلت عربوں کے لئے ناگوار نہ ہو۔ وہاں یہ تحریک شروع ہوئی ہے کہ اس ملک کو ترکی انتداب میں دیدیا جائے۔ اور بعض عرب لیڈروں کے علاوہ برطانوی پریس بھی اس کے حق میں پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ لیکن ترکی حکومت اس تحریک کو شک کی نظر سے دیکھتی ہے۔ ہم کسی ملک پر انتداب کے خواہاں نہیں ہیں۔ ہاں یہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ فلسطین۔ شام۔ شرق اردن حجاز۔ اور یمن سب غیر ملکی اثرات سے آزاد اور پاک ہو جائیں۔ ترکی حکومت ان ممالک کو اپنا بازو سمجھتی ہے اور ان کی کامل آزادی کی تہ دل سے خواہاں ہے۔ اٹلی اور جرمنی کی طرف سے ترکی کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ عربوں کو چاہئے کہ اس سے خبردار رہیں۔ اور قطعاً متاثر نہ ہوں۔ اس اعلان کی ایک نقل حکومت عراق کو بھی بھیج دی گئی ہے۔

حرمین کی حفاظت اور اسلامی حکومتیں

اخبار البلاد بغداد اور روی ہے کہ ترکی کے بعض قابل فوجی افسر حجاز گئے ہیں تا وہاں کے جنگی انتظامات کا معائنہ کر کے حسب ضرورت اصلاحات کرائیں۔ حجاز اور یمن کی حکومتوں نے بدوؤں کو فوجی تربیت دینے کی سکیم ایک وسیع پیمانہ پر شروع کی ہے چالیس برس تک کی عمر کے تمام بدوؤں کو چھاؤنیوں میں رکھ کر ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور ان کے لئے اسلحہ اور خورد نوش کے انتظامات سرکاری ہوتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ترکی حکومت نے حال ہی میں جو ساٹھ اعلےٰ درجہ کے جنگی طیارے روس سے خریدے تھے۔ وہ ترکی ہوا بازوں کی زیر نگرانی مکہ و مدینہ بھیج دیئے گئے ہیں۔ تا جنگ کے دنوں میں حرمین کی حفاظت کر سکیں۔ جنرل عصمت انونو نے دوسری اسلامی حکومتوں کو بھی حرمین کی حفاظت کے اہم فرض کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور ان کی تحریک پر شاہ ایران نے بعض طیارہ شکن توپیں وہاں روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایران کے کارخانہ اسلحہ سازی کو وسعت دیدی گئی ہے۔ اور حال میں گیارہ ہزار نئے مزدور اس میں بھرتی کئے گئے ہیں۔ اور دن رات کام ہوتا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ جنگ کے ایام میں ایران کے علاوہ عراق اور افغانستان کو بھی یہاں سے سامان حرب مہیا کیا جائے۔

جرمن افسر کے ہاتھوں پول افسر کا قتل

لنڈن سے ۲۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ کل ڈینزگ کا ایک جرمن افسر محصولات نازی آرگنائزیشن کے دو افسروں کے ساتھ پولینڈ کی حدود میں داخل ہو رہا تھا۔ کہ پولش کسٹم افسر نے اسے روکنے کے لئے کہا۔ جس پر نازی افسر نے گولی مار کر اسے وہیں ہلاک کر دیا۔ ڈینزگ کے اخبارات کا بیان ہے کہ یہ واقعہ اس کی حدود میں ہوا لیکن حکام پولینڈ کا بیان ہے کہ یہ علاقہ میں نو گز کے فاصلہ پر ہوا ہے۔ جرمن حملہ آور کا بیان ہے۔ کہ اس نے فائر حفاظت خود اختیاری کے طور پر کیا تھا۔ تاہم واقعہ کی تحقیقات جاری ہے۔ حکومت پولینڈ کے نمائندہ نے اپنے کسٹم افسروں کے فرائض کی بجا آوری کے رستہ میں ایسی رکاوٹوں پر احتجاج کیا ہے۔ اور ڈینزگ سینیٹ نے اس واقعہ پر اظہار افسوس کر دیا ہے۔

فرانس کے نازی وزراء

ایک گذشتہ پرچہ میں فرانس اور برطانیہ میں بعض ایسے لوگوں کی گرفتاری کی خبر درج کی جا چکی ہے۔ جو دشمن ممالک کے ایجنٹ تھے۔ اور اپنے ممالک کے راز ان کے پاس فروخت کرتے تھے۔ اس کے بعد پیرس سے ۱۹ جولائی کی بعض اطلاعات لنڈن میں موصول ہوئی ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ جمہوریہ فرانس کے وزیر تعمیرات عامہ اور وزیر خارجہ اپنے ممالک میں نازیوں کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ایک فرانسیسی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ وزیر تعمیرات عامہ نے ایک فسطائی میونسپل کمشنر کو گرفتاری سے بچا لیا۔ حالانکہ وہ علی الاعلان ایک ایسے اخبار کا ڈائرکٹر تھا جسے نازیوں کی طرف سے گرانقدر امداد ملتی ہے۔ اور خود وزیر خارجہ نے نازیوں کو اس قانون سے بچنے میں مدد دی۔ جو فرانس میں غیر ملکیوں کے قیام کے متعلق وضع کیا گیا تھا۔ اور اس کی بیوی کے ایک ایسے شخص سے گہرے تعلقات ہیں جسے نازیوں کا اہم ایجنٹ ہونیکی وجہ سے فرانس سے نکال دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیام امن کے لئے اٹلی کی شرائط

اٹلی کے ایک اخبار نے دنیا میں قیام امن کے موضوع پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر جمہوری ممالک چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں جنگ و جدال کی نوبت نہ آئے اور امن بحال رہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ سب سے اول ٹیونس۔ جبوتی۔ سویز اور مالٹا اٹلی کے حوالے کر دیئے جائیں۔ اور جبل الطارق سپین کی مملکت میں ملا دیا جائے۔ ڈینزگ اور جرمنی کی دیگر تمام نوآبادیاں اس کے حوالہ کر دی جائیں۔ فرانس و برطانیہ کی پالیسی نے اٹلی اور جرمنی کو جنگی تیاریوں کے لئے مجبور کر دیا تھا۔ اور اس لئے ہمارا جو روپیہ اس ضمن میں خرچ ہوا ہے۔ اس کی ذمہ داری ان دونوں ملکوں پر ہے۔ اور ان کا فرض ہے کہ اب روپیہ سے ہماری مدد کریں۔ تاہم دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو سکیں نیز ڈکٹیٹروں کے خلاف جو اشتعال انگیزی جاری ہے۔ وہ یک قلم موقوف کر دی جائے۔ اور بیرونی ممالک میں آباد اطالویوں اور جرمنوں کو تنگ کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ سپین کے ساتھ اٹلی کے معاہدہ پر رائے زنی کرتے ہوئے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ یہ اتحاد نہ صرف ہمارے لئے بلکہ یورپ کے ممالک کے لئے بھی اشد ضروری ہے۔ ہمارے مخالفین نے آپس میں جو معاہدے کر رکھے ہیں۔ ان کے متعلق ابھی ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور قبل از وقت واویلا فضول ہے جب وقت آئیگا تو سب معاہدات کے نتائج خود بخود دنیا کے سامنے آجائیں گے۔

احباب کرام وی پی وصول فرمالیں

جن اصحاب نے ۱۷ جولائی تک نہ دفتر ہذا میں رقم ارسال کی ہے۔ اور نہ ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع بھیجی ہے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ جن کو وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ بعض احباب ہمارے واضح اور بار بار کے اعلانات کے باوجود نہ دفتر میں رقم بھجواتے ہیں۔ اور نہ ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع ہی ارسال فرماتے ہیں۔ لیکن جب ان کی خدمت میں وی۔ پی پہنچتا ہے۔ تو اسے واپس کر کے الٹا دفتر پر گلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ان حالات میں ان کی شکایت بجا نہیں سمجھی جا سکتی۔ پس احباب کا فرض ہے۔ کہ جب ان کی خدمت میں وی۔ پی پہنچیں۔ تو وہ ضرور انہیں وصول فرمالیں۔ خاکسار منیجر

بعض وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا منسوخ کی جا چکی ہیں۔ (۱) ماسٹر چراغ دین صاحب ساکن تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ وصیت ۲۷۰۲ اخلاقی کمزوری کی وجہ سے (۲) شیخ منظور علی صاحب شاکر مرحوم قادیان وصیت ۲۰۲۰ حصہ آمد کی وصیت مطابق فیصلہ مجلس مشاورت نہیں کی گئی۔ (۳) میاں محمد اشرف صاحب چک چہور ۱۱۷ موصی ۵۲۶ نماز روزہ کے پابند نہیں نہ چندہ دیتے ہیں۔ (۴) بابو غلام محی الدین صاحب ساکن ڈیرہ بابا نانک ۳۲۲۸ بوجہ حصہ آمد ادا نہ کرسکے۔ (۵) میاں فضل دین صاحب دار الرحمت قادیان وصیت ۴۴۶۴ حصہ آمد ادا نہ کرنے کی وجہ سے منسوخ کی گئی ہے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

ایک غلطی کی اصلاح

اشتہار "سچی گواہی" کے عنوان میں ایک شعر غلطی سے لکھا گیا ہے۔ دوست اسے بالکل کاٹا ہوا سمجھیں اور جن دوستوں کے پاس وہ اشتہار ہو اسے کاٹ دیں۔ آئندہ اشتہار چھاپنے کے لئے جو پلیٹ محفوظ رکھی گئی ہے۔ اس پر سے یہ شعر کٹوا دیا گیا ہے۔ خاکسار عبد الرحمٰن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک ہوشیار باورچی

ایک احمدی دوست جو کہ باورچی کا کام جانتے ہیں۔ محنتی اور دیانتدار ہیں۔ اور ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن کے پاس ان کی ملازمت کے وقت میں کام کر چکے ہیں۔ آج کل فارغ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں

ناظر امور خارجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو آنے۔ ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے ایک روپیہ دو آنے پتہ ذیل سے طلب کریں

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

فارم نمبر

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب

ہرگاہ مسمی اللہ دتا ولد فضل ذات جٹ سکنہ کوٹلی مرلان تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی حویلی رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۱-۹-۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۱-۹-۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنے دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۱-۹-۳۹ کی جائے گی جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام محمد ولد میاں کرم دین ذات کرہال سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵-۸-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷-۷-۳۹

(دستخط) خانصاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد نظیر۔ شیخ منیر۔ غلام عباس پسران خوشی محمد ذات قریشی انصاری سکنہ ابو سعید تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۸-۸-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷-۷-۳۹

(دستخط) خانصاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ہانگ کانگ ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ چینیوں نے سوئیٹاؤ کی بندرگاہ پر شدید جوابی حملہ کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور بہت جلد حملہ کرنے والے ہیں۔

لاہور ۲۰ جولائی۔ پنجاب اسمبلی کا جو اجلاس اکتوبر کے آخر یا نومبر کے آغاز میں شروع ہوگا۔ وہ چھ ماہ تک مسلسل جاری رہیگا اس میں پنچایت بل۔ لاہور کارپوریشن بل وغیرہ اہم قوانین کے مسودات پیش ہونگے اجلاس کی طوالت کے پیش نظر ممبروں کے الاؤنس بھی کم کر دیئے جائیں گے

ماسکو ۲۰ جولائی۔ روس کا بحری بیڑہ بحیرہ بالٹک میں جنگی مشق کر رہا ہے۔ آئندہ دوشنبہ کو بحری دن منایا جائے گا۔ جس میں تمام سمندروں کے روسی کمانڈر شرکت کریں گے۔

شنگھائی ۲۰ جولائی۔ چینی ڈالر کی قیمت اور بھی گر گئی ہے۔ اور اب صرف ½۴ پنس رہ گئی ہے۔

بیت المقدس ۲۰ جولائی۔ چند روز کے سکون کے بعد دہشت انگیزی کی وارداتیں پھر بڑھ رہی ہیں آج تل ابیب کے قریب یہودیوں نے فائر کر کے پانچ عربوں کو ہلاک اور تین کو مجروح کر دیا۔ سڑکوں پر آمدورفت بالکل بند کر دی گئی ہے

شملہ ۲۱ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں حکومت ہند کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ہندوستان اور برما کے مابین تجارتی معاہدہ کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ وہ غیر رسمی ہے۔ اور اس کا مقصد محض یہ ہے کہ ایک مستقل سمجھوتہ کے لئے بنیاد تیار کی جائے۔ اصل معاہدہ کی گفت و شنید کے وقت ہندوستانی تاجروں کو ضرور مشورہ میں شامل کیا جائیگا۔

لکھنؤ ۲۰ جولائی۔ شیعہ اور سنیوں کے کشیدہ تعلقات کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلمانوں کے لئے مزید ایک ماہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ جو نو بجے شب سے صبح پانچ بجے تک رہے گا۔

شملہ ۲۰ جولائی۔ چینی ترکستان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں غیر ملکیوں کی جائداد ضبط کرنے کی تحریک زوروں پر ہے۔ انگریزی قونصل جنرل اس سلسلہ میں گورنر سے ملاقات کے لئے سن کیانگ جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس ملاقات کے نتیجہ میں حالات میں کچھ بہتری ہو جائے گی۔

شنگھائی ۲۰ جولائی۔ شمالی چین میں جاپانی برطانیہ کے خلاف شدید پروپیگنڈا میں مصروف ہیں۔ چنانچہ آج ایک مشتعل ہجوم نے انگریزوں کی تین دکانوں پر حملہ کر دیا۔ اور تمام سامان توڑ پھوڑ دیا۔ جاپانی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ ٹینسن کے متعلق جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اس سے فریقین کا اختلاف وسیع ہو گیا ہے

ایبٹ آباد ۲۰ جولائی۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر شیخ عبداللہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ یہاں آئے۔ اور گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور ان کو اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ کشمیر میں قیام کے دوران میں پبلک کے مہمان ہوں۔ باخبر حلقوں میں گاندھی جی کے سفر کشمیر کو بہت سیاسی اہمیت دی جا رہی ہے۔

شملہ ۲۰ جولائی۔ برما اور ہندوستان کے مابین ایک طویل سکیم تیار ہوئی ہے۔ جس کے رو سے ہر دو ممالک لڑائی کے وقت ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور بحری رستہ کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کیا جائے گا۔

ناگپور ۲۰ جولائی۔ مسلمانوں کے تین پریسوں سے جو تین مسلم اخبارات کے پرنٹر بھی ہیں۔ حکومت نے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت اس بناء پر طلب کی ہے۔ کہ ان میں باغیانہ اور فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے مضامین درج ہوتے ہیں

میانوالی ۲۰ جولائی۔ تھل پروجیکٹ کے سلسلہ میں سروے مکمل ہو چکی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ یکم ستمبر سے کھدائی کا کام بھی شروع ہو جائے گا۔

لکھنؤ ۲۰ جولائی۔ تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں آج ۸ شیعہ گرفتار ہوئے۔

شملہ ۲۰ جولائی۔ حکومت ہند نے مجلس اقوام کو لکھا تھا۔ کہ اس سے چندہ کی جو رقم سالانہ وصول کی جاتی ہے۔ اس میں تخفیف کی جائے۔ اس وقت دس لاکھ روپیہ لیا جاتا ہے۔ لیکن اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے آئندہ ایک لاکھ کی کمی ہو گئی ہے۔

قاہرہ ۲۰ جولائی۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بین الاقوامی صورت حالات سخت مخدوش ہے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے خرچ پر گیس سے بچنے والے نقاب خرید کرے۔

انقرہ ۲۰ جولائی۔ بحیرہ اسود میں زبردست طوفان کی وجہ سے بہت سے ساحلی علاقے زیر آب ہو گئے ہیں چالیس اشخاص غرق ہو گئے ہیں۔ تمباکو کے ذخائر کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ روس کے ساتھ معاہدہ کی کوششیں بارہ ہفتوں سے ہو رہی ہیں۔ لیکن ہنوز نتیجہ صفر ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے اب اپنی شرطیں اور کڑی کر دی ہیں۔ جرمنی کی طرف سے اس کے ساتھ معاہدہ تجارتی کی گفتگو بھی جاری ہے۔ جرمن سفیر مقیم ماسکو برلن گیا ہے۔ تا اپنی حکومت کو صحیح صورت حالات سے آگاہ کرے۔

برلن ۲۰ جولائی۔ جرمن کمانڈر انچیف جنرل وان براکیش نے طلباء کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم لڑائی مول لینا نہیں چاہتے۔ لیکن کسی سے ڈرتے بھی نہیں ہیں۔

بمبئی ۲۰ جولائی۔ گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یکم اگست سے ممنوعہ رقبہ میں دیسی شراب۔ تاڑی۔ ولایتی شراب۔ وسکی۔ بئیر۔ بھنگ۔ چرس لانا اور باہر سے بھانا ممنوع ہے۔ آبکاری ایکٹ کے ماتحت شہر بمبئی اور مضافات کے پولیس افسروں کو کھلی اور بند جگہوں کی تلاشی لینے۔ معائنہ کرنے وارنٹ اور ضمانت کے مچلکے جاری کرنے اور ضبط شدہ جائدادوں کی قرقی کے متعلق خاص اختیارات دیدیئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ حکومت برطانیہ نے شنگھائی اور ہانگ کانگ کے ڈیفنس کیلئے کلکتہ کے کارخانجات جیوٹ کو ۳۵ لاکھ ریت کی بوریاں تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

پونہ ۲۰ جولائی۔ حکومت بمبئی کے ہوم منسٹر نے سٹر بوس کے اس بیان کی تردید کی ہے۔ کہ ان کے دورہ بمبئی کے دوران میں خفیہ پولیس تعینات کی گئی۔

امرتسر ۲۰ جولائی۔ آج یہاں سونا ۶/-/۳۸ چاندی -/-/۷۱ اور پونڈ -/۹/۲۳ ہے۔ جڑ انوالہ میں گھی خالص -/۴/۳۸ گندم دڑہ -/۱۵/۱ علاوہ ۵ -/۶/۲/۲ نخود ۶/۱۳/۲ گوجرہ میں گھی -/۸/۳۵ گڑ -/۸/۷ شکر -/۸/۸ سرخ مرچ -/۸/۱۷ اور -/۸/۸ اوکاڑہ میں بنولہ بیوپل -/۴/۲ ہے۔

جوہانسبرگ ۱۹ جولائی۔ جنوبی افریقہ نے امتیازی قوانین کے خلاف یکم اگست سے ستیہ آگرہ کا اعلان کر دیا ہے روزانہ بیس بیس والنٹیر ستیہ آگرہ کے لئے جائیں گے ہزاروں کی تعداد میں والنٹیر بھرتی ہو رہے ہیں۔ ۱۷ جون کو ایک ستیہ گرہی فوت ہو گیا تھا۔ اس کی یادگار قائم کرنے کے لئے ساڑھے بارہ سو پونڈ جمع ہوتے ہیں۔ عیسائیوں کے سب سے بڑے پادری نے بھی اس تحریک کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ رنگ و نسل کا جبری امتیاز بائیبل کی تعلیم کے خلاف ہے۔

وارسا ۲۰ جولائی۔ ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آج ڈینزگ کے نازی حکام نے پولینڈ کے فوجی جہاز میں داخل ہو کر ڈینزگ پولیس کمشنر کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد کرنل کو تھانہ میں لے جایا گیا اور ان کی توجہ بندرگاہ میں پولینڈ کی طرف سے جاری شدہ خلاف [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah